باب صفة الجنة

جنت کے معنی ہیں گھنا باغ جس میں درختوں کی وجہ سے زمین چھپی ہو۔ جیم نون ملیں تو اس میں پوشیدگی کے معنی ہوتے ہیں۔ اسی سے ہے جن، جنون، جنتی، چونکہ جنت میں گھنے درخت ہیں۔ نیز وہ دنیا میں نگاہوں سے چھپی ہے۔ عالم غیب میں سے ہے۔ اس لیے جنت کہتے ہیں۔

اہل ایمان کے ثواب اور انعامات کیلئے اللہ پاک نے ایک مکان بنایا ہے جس میں تمام قسم کی جسمانی اور روحانی لذتوں کے سامان مہیا فرمائے ہیں، اسی کا نام جنت ہے۔

جنتی 3 قسم ہیں: کسبی، وہبی، عطائی

کسبی جنتی وہ ہیں جو اعمال سے جنت میں جائیں گے۔

وہبی وہ جو کسی جنتی کے طفیل جنت میں جائیں گے جیسے مسلمانوں کے چھوٹے بچے

عطائی جنتی وہ مخلوق جو جنت کو پُر کرنے کے لیے پیدا کی جائیگی مگر دوزخ صرف کسبی ہے جیسی مرضی ویسی مرضی

(شرح حدیث مبارکہ (۱) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ

صالحین یا تو بنا ہے صلاح سے یا صلاحیت سے۔ یعنی نیک اعمال والے بندوں کے لیے یا جنت کے قابل لوگوں کے لیے۔ پہلی صورت میں جنت کسبی مراد ہے، دوسری صورت میں عام جنت کسبی ہو یا وہبی یا عطائی لہٰذا اس حدیث پر اعتراض نہیں کہ سوائے نیک اعمال والوں کے لیے کوئی جنت میں نہ جاوے گا، شفاعت وغیرہ کچھ نہیں۔

وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ: یعنی وہاں کی نعمتیں نہ تو بیان میں آسکتی ہیں نہ گمان میں وہ تو دیکھ کر ہی معلوم ہونگی۔ اللہ خیریت سے اپنے فضل و کرم سے دکھائے۔

خیال رہے کہ یہاں آنکھ، کان، دل سے مراد عوام مسلمانوں کے آنکھ، کان، دل ہیں ورنہ حضرت آدم علیہ السلام تو وہاں رہ کر آئے، ہمارے حضور نے معراج میں وہاں کی سیر فرمائی۔ یا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں وہ ان جیسی نعمتیں کسی آنکھ نے نہ دیکھیں نہ سنیں، واقعی دنیا میں نہ ایسی نعمتیں ہیں نہ کسی کے دیکھنے میں آئیں۔

فلا تعلم نفس ... اس آیت کریمہ میں بھی نفس سے مراد عالم لوگ ہیں۔

آنکھ کی ٹھنڈک سے مراد دل کی خوشی و سرور کے اسباب ہیں جن سے دل چین میں رہیں۔

اس آیت و حدیث سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔

Scanned with CamScanner

کیوں نہ ہو کہ حضرت آدم وحوا وہاں رہ چکے ہیں اور ہمارے حضور دیکھ آئے ہیں۔ وہاں کی بہت سی نعمتیں اب دنیا میں بھی آرہی ہیں نیل وفرات وہاں سے آرہی ہیں، حجر اسود جنت سے ہی آیا ہے۔

(شرح حدیث مبارکہ 2، 3) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا هشام بن عمار

سوط : کوڑے کی جگہ سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ

واقعی جنت کی نعمتیں دائمی ہیں دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط وہاں کی نعمتیں خالص، پھر دنیا کی نعمتیں ادنی، وہ اعلیٰ۔ اس لیے دنیا کو وہاں کی تھوڑی سی جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

کرۂ ارض کا رقبہ کروڑوں مربع میل ہے۔ انسان کے لیے اس کی مٹی بھی قیمتی ہے۔ زمین کے اندر بہت سی اقسام کی معدنیات بیش بہا خزانے ہیں۔ سونے کی کسی کان یا پیٹرول کے ایک کنوئیں کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ زمین پر موجود درختوں، فصلوں، جڑی بوٹیوں مویشیوں وغیرہ میں سے کسی ایک کی کل مقدار اور قیمت کا اندازہ لگانا چاہیں تو حساب ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں حیوانی، نباتی اور معدنی دولت موجود ہے، ان تمام دولتوں کی مجموعی مقدار کس قدر ہو سکتی ہے۔ اس کا سادہ اندازہ لگانے سے بھی انسان عاجز ہے۔ لیکن یہ سب خزانے مل کر بھی جنت کے چند انچ کے ٹکڑے کی قیمت نہیں بن سکتے۔

کم سے کم درجے کے جنتی کو جنت میں دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت سے کئی گنا زیادہ جگہ ملے گی۔ اس میں طرح طرح کے محلات بھی ہونگے، ہر قسم کے پھل اور میوے بھی۔

کتنا کم عقل ہے انسان کہ دنیا کے معمولی سے مفاد پر اتنی عظیم دولت، عزت، عظمت اور شان قربان کر دیتا ہے۔

(شرح حدیث مبارکہ 4) حدثنا سوید بن سعید

اب تک دنیا میں 50 منزلہ عمارتیں بن سکتی ہیں یہ بھی سنا ہے رب جانے غلط ہے یا درست۔ یہ منزلیں چھوٹی چھوٹی ہیں، وہاں 100 منزلہ عمارتیں ہر منزل کی چھت آسمان کی طرح اونچی۔
(بعض روایات میں ہے کہ جنت کی منزلیں قرآن پاک کی آیات کے برابر ہیں۔)

(باب صفة الجنة)

یا یہ مطلب ہے کہ جنت کے اوپر ۱۰۰ طبقات ہیں ، ہر 2 طبقات کے درمیان فاصلہ اتنا ہے جتنا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

- شارحین فرماتے ہیں کہ فردوس میں تمام وہ نعمتیں جمع ہیں جو دوسری جنتوں میں ہیں۔ ان سب کے علاوہ اور بھی نعمتیں ہیں۔ اس طبقہ میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں سے جنت کی چاروں نہریں (پانی ، دودھ ، شہد ، شراب طہور) کی نہریں جاری ہیں۔ سب نہروں کا سرچشمہ یہاں ہے۔
- جنت میں جتنا درجہ اونچا ، اتنا وہاں آرام زیادہ ، سب سے اونچا طبقہ یہی فردوس ہے جس پر جنت ختم ہے اسی لیے اس کی طلب کا حکم دیا جا رہا ہے۔ یہ حکم سب کو ہے۔
- رب تعالیٰ دے گا اپنی مرضی سے ، مگر ہم مانگنے میں کمی کیوں کریں۔

(شرح حدیث مبارکہ ۵۶ ابوبکر بن ابی شیبة

- پہلا گروہ حضرات انبیاء کرام ہیں ، دوسرا گروہ حضرات اولیاء ، شہداء ، صالحین کا ہے۔
- (جنتی مرد کی) اسکی بیویاں تو بہت ہونگی (1 روایت میں 72 کا لفظ ہے)
- جنت میں سارے نبی چاند کی طرح حسین ہوں گے ہمارے حضور سورج کی طرح حسین ہونگے۔ کیوں نہ ہوں کہ حضور نبوت کے آسمان کے سورج رب فرماتا ہے "وسراجا منیرا"
- حضرات انبیاء کے بعد اولیاء و صحابہ وغیرہ چمکدار تاروں کی شکل میں ہونگے خصوصا صحابہ کرام کہ وہ تو دنیا میں بھی آسمان ہدایت کے تارے ہیں "اصحابی کالنجوم"
- حور جمع ہے حوراء کی ، بمعنی صاف و سفید۔ عین جمع ہے عیناء کی بمعنی بڑی آنکھ والی یعنی خاص حسن کی بیویاں جنس حور سے صرف 2 ہونگی اس کے علاوہ اور بہت سی ہونگی (جہاں ۷۰ کا ذکر ہے وہاں دوسرے درجے کی بیویاں مراد ہیں)
- لا یبولون... یعنی وہاں یہ سب فضلات نہ ہونگے ۔ کہ یہ چیزیں گھن اور نفرت کا باعث ہیں ، تفل تھوک کو کہتے ہیں ، مخاط رینٹ کو
- امشاطھم... وہاں کنگھی ہوگی جو میل دور کرنے کے لیے نہیں کہ وہاں میل ، جوں ، کھٹمل نہیں بلکہ بال نکھارنے کے لیے ، حسن بڑھانے کے لیے ،
- مجامرھم الالوۃ : انگیٹھی عود کی ہوگی ، ~~اس~~ میں لوبان بھی سلگے گا مگر آگ کے بغیر کہ وہاں آگ نہیں۔

(بقیہ آگے ہے)

Scanned with CamScanner

سنن ابن ماجہ (باب صفۃ الجنۃ) (حدیث مبارکہ ٥٦ کا بقیہ)

- نیز جنتیوں کو پسینہ آئے گا۔

مگر گرمی سے نہیں کہ جنت میں نہ سورج کی گرمی نہ آگ کی تپش، یہ پسینہ بہت ہی آرام دہ ہوگا۔ ان الفاظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئیے۔

- اگر خُلُق ہے تو مراد ہے وہاں لڑائی جھگڑا نہ ہوگا۔

اگر خَلق (فتحہ سے ہے) تو مراد ہے کہ سب جنتی ایک ہی قد کے ہونگے ہم عمر ہونگے۔ 33 یا 30 سال۔

- ستّون ذراعًا: سارے جنتی 60 ہاتھ کے ہونگے، شرعی گز ایک ہاتھ یعنی 1.5 فٹ کا ہوتا ہے۔ وہی یہاں مراد ہے۔ آدم علیہ السلام کا قد اتنا ہی تھا۔

(شرح حدیث مبارکہ ٥٨) حدثنا واصل ابن عبد الاعلیٰ

- اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ: برف سفید بھی ہوتی ہے اور ٹھنڈی بھی، وہاں کا پانی بھی ایسا ہی ہوگا۔ (بقیہ اس حدیث سے متعلق باب ذکر الحوض میں گزر چکا)

(شرح حدیث مبارکہ ٥٩) حدثنا ابو عمر الضریر

- فی ظلّھا: یعنی اس درخت کے سائے میں* 100 سال تک چلے، پھر بھی ختم نہ ہو۔ مراد اسکی شاخوں کے سایہ میں چلنا ہے۔ ویسے سایہ سورج کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن جنت میں سورج نہیں۔ اس حدیث میں مقصود "چلنا" کا بتانا ہے۔ (وسعت کا بتانا) *1 روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر ہوا فرمایا کہ اسکی شاخوں کے سایہ میں سوار سو برس چلے گا۔ (یہ بیری کا درخت ہے، 7ویں آسمان کے اوپر یہاں فرشتوں کی انتہا ہے، اس لیے منتہیٰ فرمایا۔ یا اسکی انتہا جنت میں ہے یا اس کے آگے کسی کا علم نہیں)

(شرح حدیث مبارکہ ١٠) حدثنا ھشام بن عمار:

- مدینہ منورہ ﷺ اس دنیا کی جنت بلکہ آج زمین مدینہ جنت سے افضل ہے کہ یہاں محبوب آرام فرما ہیں، جب حضور وہاں جنت میں تشریف لے جائیں گے تو وہ جگہ افضل ہو جائے گی۔

- حضرت سعید کو تعجب ہوا اس پر کہ جنتیوں کی ساری ضروریات تو ان کے گھروں میں ہی موجود ہونگی پھر بازار سے کیا خریدیں گے، ← وہاں بازار دیدار کا ہے ایک دوسرے اور رب کا۔

اعلیٰ اعمال والے اونچے درجے میں ہونگے اور معمولی اعمال والے نیچے درجہ میں ۔ غرضیکہ
جنت میں تفریق و تقسیم ہوگی ۔

وہ ذرا مختصر نماز پڑھتے

جیسے دنیا میں جمعہ کے دن سارے محلہ و بستی والے، امیر غریب جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح
جنت میں تمام ادنیٰ و اعلیٰ جنتی اس بازار میں ہفتہ میں ایک بار جمع ہو کر رب کا دیدار کرینگے
دنیا میں جامع مسجد جامع المتفرقین ہوتی ہے ایسے ہی جنت میں یہ بازار جامع
المتفرقین ہوگا ۔ رب کا دیدار گھر میں خلوت میں ہوا کرے گا اور یہاں جلوت میں ۔

یتبرز لھم عرشہ : یہ خصوصی ظہور ہوا کرے گا ۔ ورنہ عرش الٰہی تو جنت کی چھت ہے ۔
ہر وقت منظر کیا کرے گا ۔ اس بازار میں بہت قریب سے نظر آئے گا ۔

یبتدا لھم فی روضۃ : اس بازار میں 1 خصوصی باغ ہوگا جس میں رب کا دیدار ہوگا ۔

توضع لھم منابر : منبر سے مراد کرسیاں ہیں جن پر جنتی بیٹھیں گے جنتی لوگ ،
مختلف درجے والے ہونگے اس لیے یہ کرسیاں بھی مختلف ہونگی ۔ لا تعداد کرسیاں ۔

کثبان المسک : ان ٹیلوں کا حسن ان کی ساخت ، ان کی خوشبو ان کی عظمت
بیان نہیں ہو سکتی ۔ ان شاء اللہ دیکھ کر ہی بتائیں گے کہ دیکھو یہ ٹیلے ہیں ۔

ما فیھم دنی : یہ ٹیلے والے تو محسوس کرینگے کہ کرسیوں والے ہم سے اعلیٰ ہیں مگر یہ احساس
نہ کریں گے کہ ہم ان سے گھٹیا ہیں ۔ ان کے اعلیٰ ہونے پر انہیں خوشی ہوگی ۔

حضرت ابوہریرہ کو تعجب ہوا کہ یہ آنکھیں رب کو کیسے دیکھ سکیں گی ۔ جواب میں فرمایا کہ
تم دیدار الٰہی بغیر کیف کیا کرو گے جیسے چودھویں شب کے چاند میں شک نہیں ہوتا ۔

محاضرۃ کے معنی ہیں منہ در منہ بغیر واسطہ کلام کرنا ، رب تعالیٰ جنتیوں سے کلام بھی کریگا ۔

یوم عملت کذا وکذا : یہ ذکر بطور تذکرہ ہوگا ، ناراضی کے طریقہ پر نہیں ۔ اس سے بندہ کو
مطلقاً رنج نہ ہوگا ۔ جنت میں رنج نہ ہوگا ۔

یا رب افلم تغفرلی : یہ بخشش ہی یاد دلائی تھی جس سے بندہ کی خوشی اور دوبالا ہو جائیگی ۔

بندہ اپنے اعمال سے نہیں بلکہ اللہ کے رحم و کرم سے پہنچا ۔

سحابۃ : یہ بادل رحمت خاص اللہ کی ہوگی ۔ جیسے دنیا میں بادل سے عجب
سماں بندھ جاتا ہے ۔ موسم بدل جاتا ہے ۔ اسی طرح وہاں اس بادل کے آنے سے

مجلس کی حالت بدل جاوے گی۔

- وہاں کا بازار فروخت کا نہیں بلکہ تقسیم وعطاء کا بازار ہوگا کچھ نعمتیں گھروں میں ملیں گی۔ خاص نعمتیں یہاں (بازار میں)

- جن فرشتوں نے اس بازار کو گھیرا ہوگا وہ وہاں کے منتظم اور جنتیوں کی خدمت کرنے والے فرشتے ہونگے۔ جو شخص جس نعمت کی رغبت کرے گا وہ اسے اٹھا کر دینگے۔

- جنت میں ہر امید صرف دل میں خیال آتے ہی پوری ہو جائے گی۔ بولنے کی ضرورت نہ ہوا کرے گی سارے صحابہ جنتی ہیں ﴿ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾

- قرب الٰہی کے نتیجے میں انکے حسن وجمال میں اضافہ ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

(شرح حدیث مبارکہ 11) حدثنا هشام بن خالد

← اسکی بیویاں تو بہت ہونگی مگر ان میں سے 2 حورعین ہونگی۔ (ان کی بہت سی خصوصیات بیان کی گئیں، وہ صرف اپنے خاوندوں کے سامنے آئیں گی۔ 70 جوڑے پہنے ہوئے ہونگی، ان کی پنڈلی کی مینگ ان سب کے اوپر سے دیکھی جائے گی)۔

حاشیہ 11

← 2 حورعین مومن کی ازواج میں سے ہونگی اور 70 کفار کی۔ اس لیے 2 کی فضیلت ہے سب کی۔

اس کی توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ عورتیں مسلمان تھیں اور ان کے شوہر کافر (جیسے فرعون کی مثال) ہے۔ لیکن یہ زیادہ صحیح نہیں۔ کیونکہ ان کی تعداد تو تھوڑی ہوتی ہے۔ یا مراد ہے وہ بھی کافر ہوں، تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ کافر پر جنت کا دخول حرام ہے۔

یہاں یہ مراد ہو سکتا ہے کہ ہر ایک کا ٹھکانہ جنت میں بھی ہوتا ہے اور دوزخ میں بھی۔ تو جب کفار دوزخ میں داخل ہو گئے، تو جنت میں انکے ٹھکانے باقی رہے، (دلوں ہم ان کے وارث بن گئے)۔

قُبُلُ شَہِیٌ مشتہاۃ انگیز شرمگاہیں۔

یاد رہے کہ جنت میں صحبت کرنے سے منی خارج نہیں ہوگی کہ یہ گندگی ہے۔

Scanned with CamScanner

شرح حدیث مبارکہ 12) حدثنا محمد بن بشار

- جنت میں اسباب و نتائج کا وہ سلسلہ نہیں جو اللہ نے دنیا میں قائم کیا ہے اس لیے ہر خواہش کی تکمیل فوراً ہو جائے گی۔
- اللہ جسے چاہے بغیر اعمال کے جنت میں داخل کر سکتا ہے۔ جنت کی حوریں جنت میں پیدا کی گئی۔ اسی طرح جنت میں پیدا ہونے والا بچہ بیدا لتی جنتی ہوگا۔
- جنت میں داخل کرنا اللہ کا فضل ہے۔

شرح حدیث مبارکہ 13) حدثنا عثمن بن ابی شیبۃ

- جہنم سے نکلنے والے گناہ گار اپنے اپنے درجے کے مطابق جہنم سے نکالے جائیں گے۔ کم گناہوں والے پہلے، زیادہ گناہوں والے بعد میں
- بندے کو بار بار یہ احساس کہ جنت میں جگہ خالی نہیں، اس لیے دلایا جائے گا کہ جب وہ جنت میں جائے تو اسے زیادہ خوشی حاصل ہو۔
- تعجب یا خوشی کے موقع پر ہنسنا زہد و تقویٰ کے منافی نہیں۔

شرح حدیث مبارکہ 14) حدثنا ھناد بن سری

- دعا 3 بار مانگنا مسنون ہے۔ اللہ سے جنت میں داخلے اور جہنم سے پناہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔
- جنت اور جہنم اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کے حق میں دعا نہیں کریں، اس لیے

انکی دعا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ان کی دعا قبول کرے اس شخص کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

(شرح حدیث مبارکہ ۱۷) (آخری) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ

اس آیت میں فرمایا کہ مومنین جنت الفردوس کے وارث ہونگے، اس کی 2 توجیہات ہیں۔

1- اللہ نے ان کو جنت ان کے کسی حق کے بغیر محض اپنے فضل سے عطا فرمائی، بندے کو کسب و محنت کی ضرورت نہ پڑی (جس طرح دنیا میں وراثت کا مال بغیر محنت کے مل جاتا ہے)

2- وراثت میں انسان کو کسی کا ترکہ ملتا ہے اور آخرت میں مومنوں کو ایک جنت تو اپنی ملے گی اور 99 جنتیں کفار کے ترکہ سے ملیں گی۔ جو ان کے لئے بنائی گئی تھیں، وہ اپنے کفر کی وجہ سے دوزخ میں چلے گئے۔ اور اپنی جنتوں کو ترکہ میں چھوڑ گئے جو مومنوں کو ملی۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت، اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، کہ مومنین جنت میں اپنے ٹھکانوں کے وارث ہونگے اور اپنے ان بھائیوں کے ٹھکانوں کے وارث ہونگے جو اگر اللہ کی اطاعت کرتے تو ان ٹھکانوں میں رہتے جو ان کے لئے تیار کئے گئے تھے۔

(شرح حدیث مبارکہ ۵) حدثنا عباس بن عثمان

مُشَمِّرٌ تشمیر سے ہے، تیاری میں جلدی کرنے کے معنی میں۔

شَمَّرَ الثَّوبَ جیسے کپڑے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے اٹھایا (تو اس میں تھوڑی سی دیر لگتی ہے) سے تیاری کرنے سے کنایہ ہے۔ جنت کی طلب میں اس کے لیے تیاری کرو۔

لا خطر لھا ... خطرے میں شبہ ہوتا، لیکن جنت اور اسکی نعمتوں میں شبہ نہیں۔

نہایہ میں اس سے مراد ہے کہ اس کا عوض نہیں، اس کا کوئی مثل نہیں۔

الخطر حرکت کے ساتھ ہے۔

تھتز : تتحرک کے معنی میں ہے۔

خَضِرَۃ : سرور، نعمت مراد — **نھر مُطَّرِد** : جاری نہر میں۔

نَضْرَۃ : نعمت، عیش، غنا، حسن مراد

بَھِیَّۃ : بھاء سے ہے، مراد حسن ہے۔

Scanned with CamScanner